4426 ـ عیسائی سرجن عیسائیت ترک کرنے کے بعد سوال کرتا ہے کہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو دوران اپریشن نماز کیسے ادا کرے ؟

سوال

میں فی الحال غیر مسلم ہوں لیکن دین اسلام کے متعلق ریسرچ کر رہا ہوں میرا سوال ہے کہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی اور شخص کی زندگی پر اس کا اثر کیا ہے، مجھے علم ہے کہ نماز ادا کرنے کے لیے چند منٹ درکار ہوتے ہیں جو کہ ہر شخص پر وقت مقررہ کے اندر ادا کرنی فرض ہے.
میں بطور سرجن کام کرتا ہوں جب کوئی شخص سرجن ہو تو اسے اپنے کام میں مکمل دھیان رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے سامنے دوسروں کی زندگی کا مسئلہ ہوتا ہے، اور بعض اوقات تو اپریش کے لیے دو نمازوں سے بھی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے، چنانچہ اس حالت میں کیا کرنا چاہیے ؟
مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے مطلوبہ اوامر اور ملازمت ڈیوٹی یہ دونوں متفق نہیں بلکہ اس میں تعارض ہے، میں نہیں جانتا کہ مخلص قسم کے مسلمان اور علماء دین اس سوچ اور فکر کے متعلق کیا کہتے ہیں، اور اسلامی زندگی اور عملی زندگی کے درمیان موافقت کیسے ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جواب دینے سے قبل ایك بات كہنا ضروری محسوس كرتے ہیں، ہم سائل كی قدر كرتے ہیں كہ آپ دین اسلام كے متعلق ریسرچ كر رہے ہیں، اور حق جاننے كا اہتمام بھی كرتے ہیں، اور اس پر بھی آپ كی قدر كرتے ہیں كہ آپ نے صحیح دین كی تلاش كے لیے باطل دین نصرانیت كو ترك كیا ہے، یہ موقف بہت ہی اچھا ہے جو اس بات كی دلیل ہے كہ آپ اندھی تقلید اور خاندانی عادات سے عاری ہیں، اور جن عادات و رسم رواج پر آپ كی پرورش ہوئی اس سے بیزاری كا اظہار كر رہے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی باطل كی تقلید كرنے والوں كی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور جب انہیں كہا جاتا ہے كہ جو كچھ اللہ تعالی نے نازل كیا ہے اس كی پیروی اور اتباع كرو، تو وہ جواب دیتے ہیں بلكہ ہم تو اس كی پیروی كرینگے جس پر ہمارے باپ دادا تھے، چاہے ان كے اباء واجداد كچھ بھی عقل نہ ركھتے ہوں اور نہ وہ ہدایت پر ہوں البقرۃ (170).

اللہ سبحانہ وتعالی نے نصاری میں سے ان لوگوں کی تعریف و توصیف کی جنہوں نے دین اسلام کو پہچانا اور جو وحی اللہ تعالی نے اپنے نبی پر کی اسے سنا تو حق کی پیروی کرتے ہوئے اس کے مطیع ہو گئے چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جب وہ چيز سنتے ہيں جو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر نازل ہوئى ہے تو آپ ديكھتے ہيں كہ انہوں نے جو حق پہچانا ہے اس كى وجہ سے ان كى آنكھوں سے آنسو جارى ہو جاتے ہيں، وہ كہنے لگتے ہيں اے ہمارے رب ہم ايمان لے آئے ہميں تصديق كرنے والوں كے ساتھ لكھ دے، اور ہم اللہ تعالى اور ہمارے پاس جو حق آيا ہے اس پر ايمان كيوں نہ لائيں، ہم چاہتے اور خواہش ركھتے ہيں كہ ہمارا رب ہميں صالح اور نيك لوگوں كے ساتھ جنت ميں داخل كر دے المآئدۃ (83 ـ 84).

ہمارے لیے اس بنا پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ آپ نماز کی اہمیت اور بروقت نماز ادا کرنے کے وجوب کو سمجھتے ہیں، ہم ايك حقيقت جو دين اسلام ميں بہت اہميت ركھتى ہے ضرور پيش كرنا چاہتے ہيں وہ يہ كہ وہ ذات جس نے دين اسلام نازل كيا اور اسلام كے احكام اور قوانين مشروع كيے اور اپنے بندوں كے ليے اس پر راضى ہوا وہ اللہ عزوجل كى ذات ہے جس زمين و آسمان ميں كوئى بھى چيز پوشيدہ اور مخفى نہيں، وہ علام الغيوب ہے، جو ہو چكا اسے بھى جانتا ہے، اور جو كچھ ہونے والا ہے اس كا بھى علم ركھتا ہے، اور آسمان و زمين پيدا كرنے سے قبل ہى اس كے علم ميں تھا كہ ايك وقت ايسا آئيگا كہ طب كے شعبہ ميں ترقى ہو گى، اور ڈاكٹر بہت بڑے بڑے اپريشن كرينگے، مثلا دل كى اپريشن، اور اعضاء كى پيوندكارى مثلا جگر اور گردے وغيرہ، اور سرطان كا آپريشن، اور اسى طرح ايكسيڈنٹ ميں زخمى افراد كے اپريشن وغيرہ.

اسى ليے اللہ سبحانہ وتعالى نے ايسى شريعت نازل فرمائى جو ہر وقت اور دور اور ہر جگہ اور ملك كے مطابق ہو، علمى ترقى اور دوسرے كام كاج كے مخالف نہيں، تفصيلى جواب دينے سے قبل ہم ذيل ميں آپ كو پيش آنے والے اشكالات پر كچھ ملاحظات درج كرتے ہيں:

ـ اس طرح كے اپريشن ميں عام طور پر دو مين سرجنوں كے ساتھ دو معاون سرجن ہوتے ہيں تا كہ ضرورت پيش آنے پر بارى بارى كام ہو سكے.

ـ بعض آپريشنوں ميں مختلف اسپيشلسٹ ڈاكٹر شريك ہوتے ہيں جو اپنے تخصص كے مطابق كام سرانجام ديتے ہيں، ہميشہ يہ نہيں ہوتا كہ لمبے اور بڑے اپريشن ميں ايك ہى ڈاكٹر شروع سے ليكر آخر تك كام كرے، چنانچہ ايك ڈاكٹر چيرپھاڑ كرتا ہے، اور دوسرا دل كا ڈاكٹر ہے،اور تيسرا خون كى شريانوں كا اسپيشلسٹ، پھر آخر ميں زخم سينے كے ليے پہلا ڈاكٹر آتا ہے، اور بعض اپريشنوں ميں كسى اسپيشلسٹ ڈاكٹر كا سارے اپريشن كا نصف وقت بھى نہيں گزرتا.

جن اپريشنوں ميں بہت زيادہ وقت مثلا دس گھنٹے يا اس سے بھى زيادہ يہ اپريشن نادر يا پھر بہت ہى كم تعداد ميں

ہوتے ہیں، زیادہ نہیں.

اپریشن کرنے والے ڈاکٹر کی نماز کے متعلق تفصیلی جواب درج ذیل ہے:

1 ۔ اصل تو یہی ہے کہ ہر نماز اس کے وقت میں ہی ادا کی جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا نماز مومنوں پر وقت مقررہ میں ادا کرنا فرض کی گئی ہے .

2 ۔ اگر اپریشن لمبا ہو تو ڈاکٹر کو کوشش کرنی چاہیے کہ اپریشن پہلی نماز کے اول وقت میں نماز کے بعد شروع کرے تاکہ دوسری نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل تك مکمل ہو تا کہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کر جا سکے.

3 ۔ جس قدر ہو سکے اپریشن کی جدول اور ٹیبل اس طرح بنایا جائے کہ دو نمازوں کا وقت اکٹھا نہ آئے، مثلا لمبا اپریشن صبح جلدی شروع کر لیا جائے اور عصر کی نماز تك جاری رہے اس طرح کہ ظہر کی نماز اس کے وقت میں ادا کرے، اس طرح اس کے پاس مسلسل کام کے لیے چھ گھنٹے ہونگے، مثلا اگر وہ صبح آٹھ بجے اپریشن شروع کرے اور ظہر کے بعد دو بجے ختم ہو اگر چاہے تو اس کے پاس مسلسل کام کرنے کے لیے چھ گھنٹے ہونگے.

4 ۔ اگر دروان اپریشن بروقت نماز کے لیے جانا ممکن ہو تو اس کی غیر حاضری میں پینل کا کوئی دوسرا ڈاکٹر کام مکمل کرلے اور پھر وہ آپس میں باری کا تبادلہ کر لیں، تو انہیں ایسا کرنا چاہیے.

ہم پوچھتے ہیں کہ دوران اپریشن اگر کسی ڈاکٹر کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آجائے تو کیا کرے گا ؟

اپریشن کی ترتیبات اس کا خیال رکھنے کا اشارہ کرتی ہیں، بلکہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ لمبے اپریشن کے دوران تو بعض ڈاکٹر کچھ آرام بھی کرتے ہیں یا پھر اپریشن کے وقت کچھ کھاتے ہیں، اور اس کی جگہ کوئی اور ڈاکٹر کام کرتا ہے، چنانچہ نماز کا خیال اور اہتمام تو بدرجہ اولی ہونا چاہیے.

5 ۔ اگر مندرجہ بالا کام ممکن نہ ہوں تو ضرورت کے پیش نظر دو نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا ظہر اور عصر کی نماز جمع تاخیر کر کے عصر کے وقت میں ادا کی لی جائے.

6 ۔ بہت ہی نادر حالات میں اگر اپریشن زیادہ لمبا ہو جائے حتی کہ دونوں نمازوں کے وقت سے بھی تجاوز کر جائے مثلا ظہر سے قبل شروع ہو اور مغرب کے بعد ختم، اور نماز کے لیے نکلنا ممکن نہ ہو تو پھر ڈاکٹر حسب حال نماز ادا کر لے.

جی ہاں وہ دوران اپریشن ہی نماز ادا کرے گا نماز کے تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ اور جتنا ممکن ہو سکے رکوع اور سجدہ میں اشارہ کرے، سجدہ رکوع سے نیچا ہونا چاہیے جس طرح میدان جہاد میں دشمن کے

مقابلے لمبے معرکہ میں لڑنے والے کی ہوتی ہے، یا پھر دشمن کو پیچھے دھکیلنے یا دشمن سے بھاگنے کی حالت میں وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے گا، کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے دین میں ہم پر کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا.

ان احکام کے دلائل ثابت اور موجود ہیں، اور اس میں اور اس کے حالات میں علماء کرام کے اقوال معروف اور کتب فقہ میں مندرج ہیں، جو مبارك شریعت اسلامیہ کی نرمی اور جدید و قدیم انسانی معاشرے کی ترقی اپنے اندر سموئے ہونے کی واضح دلیل ہے، یہ کوئی اچھنبے اور تعجب کی بات نہیں کیا یہ شریعت علیم و خبیر اور حکیم و حمید کی جانب سے نازل کردہ نہیں.

آخر میں ہم عقلمند سائل کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ جلدازجلد دین اسلام قبول کر کے دین کی سعادت کو حاصل کرلیں، کیونکہ دین اسلام کی پیروی کرنے والے کے لیے دین اسلام دنیا و آخرت میں سعادت مندی کا ضامن ہے، اور ہر قسم کی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے، ہم ہر قسم کی وضاحت کرنے کے لیے مکمل تیار ہیں.

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .